[1999] سپریم کورٹ رپوٹس1.S.C.R

از عدالت عظمی

آر گاندھی

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگر

23 اگست 1999

[کے وینکٹا سوامی اور سید شاہ محمد قادری، جسٹس]

سروس کا قانون:

پنشن – تبدیلی وظیفہ – 15 سال کی مدت کے بعد تبدیلی وظیفہ کی بحالی – عام وجہ مقدمہ میں سپریم کورٹ کا فیصلہ – " ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے 15 سال" ختم ہونے پر پنشن کی بحالی – آفس میمورنڈم (نمبر 34 / 2 / 86 – P&PW (جی) مورخہ 22.8.1990 – " پنشن کی تبدیلی کی تاریخ سے 15 سال کی مدت" کا حساب فراہم کرنا – کی درستگی – منعقد کی گئی، عام وجہ مقدمہ کے فیصلے کو بعد کے تمام فیصلوں میں صحیح طور پر سمجھا گیا" کی مدت تبدیلی کی تاریخ سے 15 سال" – آفس میمورنڈم مورخہ 22.8.1990 عام مقدمہ کے خلاف نہیں

عدالت کے فیصلے میں الفاظ کی تشریح قانون میں الفاظ کے طور پر نہیں کی جا سکتی۔

ایک آفس میمورنڈم نمبر 34 / 2 / 86 – P اور W (جی) مورخہ 22.8.1990 کے ذریعے حکومت انڈیا نے اپنے سابقہ میمورنڈم میں ترمیم کرتے ہوئے کہا کہ کمیوٹڈ پنشن کی بحالی کے لیے 15 سال کی مدت " ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے" کے بجائے " پنشن کی تبدیلی کی تاریخ سے" ہوگی۔ اپیل کنندہ نے مذکورہ آفس میمورنڈم کو اس بنیاد پر چیلنج کرتے ہوئے ایک مفادِ عامہ کی عرضی دائر کی کہ یہ عام وجہ مقدمہ میں اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے منافی ہے۔ مدعا علیہ – یونین آف انڈیا نے ایک جوابی حلف نامہ دائر کیا جس میں کہا گیا کہ کامن کاز کیس میں جاری کردہ ہدایات کو اس عدالت نے ویلفیئر ایسوسی ایشن کے معاملے میں واضح کیا تھا – " پنشن کی منتقلی کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کا حساب لگایا جائے"۔ نتیجتا، حکومت نے اپنے سابقہ آفس میمورنڈم میں ترمیم کی اور 22.8.1990 کے آفس میمورنڈم کو نافذ کیا۔ عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایک بار جب حکومت نے اصولی طور پر قبول کر لیا کہ تبدیلی وظیفہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کے لیے وصول کی جائے گی اور اس کا اختتام اس عدالت کی ہدایت پر ہوا تو وہ یکطرفہ طور پر اسے تبدیل نہیں کر سکتے تھے تا کہ پنشن کی تبدیلی وظیفہ کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کا حساب لگایا جا سکے۔

مدعا علیہ حکومت کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ 15 سال کی مدت اس بنیاد پر طے کی گئی ہے کہ تبدیلی وظیفہ عام طور پر مذکورہ مدت کے اندر وصول کی جائے گی؛ جب پنشن کی تبدیلی وظیفہ اور ریٹائرمنٹ کی تاریخ ہم آہنگ ہو جائے گی، تو کوئی دشواری پیدا نہیں ہوگی لیکن اگر پنشن کو ریٹائرمنٹ کی تاریخ کے طویل عرصے بعد کمیوٹ کیا جاتا ہے، تو ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے گنے جانے پر 15 سال کی مدت کم کر دی جائے گی اور اس کے نتیجے میں پنشن یافتگان کو عدالت عظمیٰ کے حکم کا ناجائز اور غیر ارادی فائدہ ملے گا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت۔

منعقد 1:1۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ 22.8.1990 میمورنڈم میں عام وجہ مقدمہ میں اس عدالت کے فیصلے کے برعکس کوئی شرط شامل نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کو مسترد کرنے کا جواز پیش کیا۔ [666–اپچ]

1.2۔ عام وجہ مقدمہ کے فیصلے کو اس عدالت کے بعد کے تمام فیصلوں میں "تبدیلی کی تاریخ سے 15 سال" کے طور پر صحیح طور پر سمجھا گیا ہے۔ اس عدالت نے کامن کاز کیس میں حکومت کی من مانی کارروائی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے حکومت کو "ریٹائرمنٹ کی مدت سے" 15 سال بعد ان پنشن یافتگان کو مکمل پنشن بحال کرنے کی ہدایت کی تھی جنہوں نے پنشن کا ایک تہائی حصہ تبدیل کیا تھا۔ عدالت کے فیصلے کے الفاظ کی تشریح قانون کے الفاظ کے طور پر نہیں کی جا سکتی۔ مذکورہ ہدایت کے مطابق، اس عدالت کا کبھی بھی پنشن یافتگان کو کوئی غیر منصفانہ یا ناجائز فائدہ دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ اس نے پنشن کے حصے کی تبدیلی کے نتیجے میں پنشن کی کٹوتی کے سلسلے میں حکومت کے ہاتھوں پنشن یافتگان کے ساتھ سلوک میں صرف انصاف کو یقینی بنایا۔ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ پنشن کی تبدیلی کے لیے 15 سال کی مدت کا حساب پنشن کی تبدیلی کی تاریخ سے لیا جائے گا۔ کامن کاز کیس کے فیصلے میں نہ تو ترمیم کی گئی اور نہ ہی وضاحت کی گئی۔ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے معاملے میں اس عدالت نے عام وجہ مقدمہ میں "ریٹائرمنٹ کی مدت سے 15 سال کی میعاد ختم ہونے پر" کے الفاظ کو صرف "تبادلے کی تاریخ سے 15 سال" کے طور پر سمجھا۔ [666–ای، ایف، جی]

کامن کاز بنام یونین آف بھارت، [1987] 1 ایس سی سی 142 اور ویلفیئر ایسوسی ایشن آف ایبسورڈ سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز ان پبلک انٹرپرائزز بنام یونین آف بھارت اینڈ ادرز [1991] 2 ایس سی سی 265 نے وضاحت اور اعادہ کیا۔

انڈیا پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ سابق ملازمین کی ایسوسی ایشن اور دیگر بنام چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر انڈیا پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ بمبئی اور دیگر [1993] 3 اسکیل 424 اور پبلک انٹرپرائز اور دیگر میں جذب شدہ مرکزی حکومت کے ملازمین کی ویلفیئر ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اور دیگر اور اے آئی آر (1996) ایس سی 1201، کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 4667۔

22.1.98 کے فیصلے اور حکم سے۔ 1996 کے ڈبلیو پی نمبر 12381 میں مدراس عدالت عالیہ کی طرف سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر بنامنکٹا رمن، بنام پر بھا کر، مس پلبنام چودھری اور مس رادھا رنگا سوامی۔

جواب دہندگان کے لیے اے ایس نمبیار، وائی پی مہاجن اور پی پرمیشورن

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سید شاہ محمد قادری، جسٹس۔ اجازت دی جاتی ہے۔

یہ اپیل، کامن کاز بنام یونین آف انڈیا، [1987] 1 ایس سی سی 142 میں اس عدالت کے فیصلے کی ایک شاخ ہے، جو 22 جنوری 1998 کو 1996 کی تحریری درخواست نمبر 12381 میں مدراس عدالت عالیہ کے دو نفری بنچ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ، جو ایک فاضل ایڈووکیٹ اور مدراس عدالت عالیہ بار کا رکن ہے، نے 1996 کی عرضی درخواست نمبر 12381، ایک مفادِ عامہ کی عرضی، مدراس عدالت عالیہ میں دائر کی، جس میں محکمہ پنشن اور پنشن یافتگان کی بہبود کی طرف سے 22 اگست 1990 کو جاری کردہ میمورنڈم نمبر 34/2/86- P اور W (جی) اور 26 ستمبر 1990 کے خط کو بھی چیلنج کیا گیا، جس میں مذکورہ میمورنڈم کو محکمہ انصاف پر لاگو کیا گیا، اور یہ دعویٰ استقرار کرنے کی درخواست کی گئی کہ یہ عدالت عالیہس اور عدالت عظمیٰ آف انڈیا کے ججوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کے کیس کا خلاصہ یہ تھا کہ عدالت عظمیٰ نے ہدایت جاری کی تھی کہ سرکاری ملازم کی پنشن کے ایک حصے کے تبادلے کی وجہ سے کم شدہ پنشن کی ادائیگی صرف "ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کے لیے" ہونی چاہیے، لیکن یونین آف انڈیا نے اسے "پنشن کے تبادلے کی تاریخ سے" میں تبدیل کرنے کے لیے متنازعہ میمورنڈم جاری کیا۔ یونین آف انڈیا نے اپنے جوابی حلف نامے میں کہا کہ عدالت عظمیٰ نے اپنے بعد کے فیصلے میں کامن کاز (سوپرا) میں دی گئی ہدایت کو واضح کیا کہ 15 سال کی مدت کا حساب تبدیلی کی تاریخ سے لیا جائے نہ کہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے۔ اس عدالت کے بعد کے فیصلے کے مطابق، حکومت انڈیا نے 5 مارچ 1987 کے اپنے سابقہ میمورنڈم نمبر 34/2/86- P اور W میں ترمیم کی اور متنازعہ میمورنڈم کو نافذ کیا۔

مدراس عدالت عالیہ کے ایک دو نفری بنچ نے اس عدالت کے مختلف فیصلوں کا نوٹس لیتے ہوئے 22 جنوری 1998 کے حکم کے ذریعے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے، اس اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اپیل کنندہ کے سینئر وکیل، مسٹر آر وینکٹا رمن نے سختی سے دلیل دی کہ ایک بار جب حکومت انڈیا نے اصولی طور پر قبول کر لیا کہ تبدیلی وظیفہ پنشن ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کے لیے وصول کی جائے گی اور اس کا اختتام اس عدالت کی ہدایت پر ہوا، تو وہ

پنشن کی تبدیلی وظیفہ کی تاریخ سے 15 سال کی مدت کا حساب لگانے کے لیے یکطرفہ طور پر اسے تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ ماہر وکیل نے پیش کیا ہے کہ پنشن قواعد کے تحت، پنشنر ریٹائرمنٹ کی تاریخ کے صرف ایک سال کے اندر اپنی پنشن کا ایک حصہ منتقل کر سکتا ہے، اس لیے حکومت کا موقف ہے کہ جن لوگوں نے درخواست دی اور اپنی پنشن 15 سال کی تکمیل کے قریب ہی منتقل کروائی وہ بغیر کسی بنیاد کے چند ماہ کی کٹوتی کے بعد اپنی مکمل پنشن کا دعویٰ کر سکیں گے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر اے ایس نمبیار نے دلیل دی ہے کہ 15 سال کی مدت اس بنیاد پر طے کی جاتی ہے کہ تبدیلی وظیفہ عام طور پر مذکورہ مدت کے اندر وصول کی جائے گی؛ جب پنشن کی تبدیلی اور ریٹائرمنٹ کی تاریخ ہم آہنگ ہو جائے گی، تو کوئی دشواری پیدا نہیں ہوگی لیکن اگر پنشن کو ریٹائرمنٹ کی تاریخ کے طویل عرصے بعد کمیوٹ کیا جاتا ہے، تو ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے گننے پر 15 سال کی مدت کم ہو جائے گی اور اس کے نتیجے میں پنشن یافتگان کو عدالت عظمیٰ کے حکم کا ناجائز اور غیر ارادی فائدہ ملے گا۔

کامن کاز (سو پرا) کے معاملے میں، اس عدالت کے سامنے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک تحریری درخواست میں نمائندگی کی گئی تھی کہ پنشن کی منتقلی پر حکومت کی طرف سے پنشنر کو ایک یکمشت رقم میں ادا کی جانے والی رقم 12 سال کی مدت کے اندر اس کی پنشن سے وصول کی جائے گی، اس لیے حکومت کے لیے پنشنر کی باقی زندگی کے لیے کم پنشن ادا کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اس عدالت نے خواہش ظاہر کی کہ حکومت سنٹرل سول سروس (کمیوٹیشن آف پنشن) قواعد 1981 کے اطلاق کو نئی شکل دے سکتی ہے۔ حکومت نے اس معاملے میں فیصلہ لیا اور فاضل اٹارنی جنرل کے بذریعے اس کی اطلاع دی، جو کہ درج ذیل شرائط میں ہے :

"(i) پنشن کی تبدیل شدہ قیمت کے لیے ہر ماہ قابل ادائیگی پنشن سے پیرانہ سالی کی تاریخ سے 15 سال مکمل ہونے پر یا پنشنر کی 70 سال کی عمر مکمل ہونے پر، جو بھی بعد میں ہو، رک جائے گی۔

(ii) یہ تشکیل ان تمام شہری پنشن یافتگان پر لاگو ہوگی جن کی صورت میں پیرانہ سالی کی عمر 58 سال ہے اور مسلح افواج کے وہ اہلکار جن کی صورت میں پیرانہ سالی کی عمر رینک کے لیے مقرر کردہ کلر سروس کے مطابق مختلف ہوتی ہے (جس کی عمر 37 / 38 سال یا اس سے زیادہ ہے)۔

(iii) حکومت نے یہ فیصلہ پنشن یافتگان کے لیے خیر سگالی کے طور پر اور ان کی زندگی کی شام میں انہیں کچھ راحت فراہم کرنے کے لیے لیا ہے۔ یہ مخلصانہ یقین ہے کہ اس معاملے پر مزید کوئی مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور پنشنر حکومت کے فیصلے کو اختلاف رائے یا تحفظات کے بغیر قبول کریں گے۔

(iv) یہ فیصلہ ممکنہ طور پر (یکم اپریل 1986 سے) نافذ العمل ہوگا۔

پہلے نکتے میں، اس عدالت نے مکمل پنشن کی بحالی کے لیے پنشنر کی آمد و رفت کی عمر کا حوالہ دینا غیر ضروری سمجھا لیکن ان حقائق کو مدنظر رکھتے

ہوئے کہ ایک یکمشت رقم سود کی طرح فائدہ حاصل کرے گی اور خطرے کے عنصر کا ایک عنصر بھی ہے، جس کی ہدایت 9 دسمبر 1986 کے اپنے فیصلے میں دی گئی ہے کہ" ریٹائرمنٹ کی مدت سے 15 سال کی میعاد ختم ہونے پر" مکمل پنشن بحال کی جانی چاہیے۔ مذکورہ فیصلے کے قیود سے حکومت نے 5 مارچ 1987 کو میمورنڈم جاری کیا۔

ویلفیئر ایسوسی ایشن آف ایبسوربڈ سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز ان پبلک انٹرپرائزز بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1991] 2 ایس سی سی 265 میں، اس عدالت کے سامنے یہ سوال اٹھایا گیا کہ کیا مرکزی حکومت کے ملازمین، جنہوں نے عام وجہ (سوپرا) کے فیصلے سے فائدہ اٹھایا تھا اور بعد میں پبلک انٹرپرائز میں ضم ہو گئے تھے، عوامی کاروباری اداروں سے ریٹائرمنٹ پر دوبارہ اس فیصلے کے فائدے کے حقدار تھے۔ ان کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے، یہ مشاہدہ کیا گیا،" اس عدالت نے فیصلے میں اشارہ کردہ وجوہات کی بنا پر یہ فیصلہ دیا کہ تبادلے کی تاریخ سے 15 سال کی میعاد ختم ہونے پر پوری پنشن کو بحال کیا جائے گا"۔ اس مشاہدے سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ کامن کاز (اوپر) کے فیصلے میں نہ تو ترمیم کی گئی تھی اور نہ ہی اس کی وضاحت کی گئی تھی۔ جس چیز کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ویلفیئر ایسوسی ایشن کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت نے کامن کاز (اوپر) میں" ریٹائرمنٹ کی مدت سے 15 سال کی میعاد ختم ہونے پر" کے الفاظ کو" تبدیلی کی تاریخ سے 15 سال" کے طور پر سمجھا۔ ویلفیئر ایسوسی ایشن کیس (سوپرا) کا فیصلہ 12 اپریل 1990 کو دیا گیا تھا۔ یہ صرف اس فیصلے کے مطابق ہے، جوابی بیان حلفی میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے 5 مارچ 1987 کے اپنے سابقہ آفس میمورنڈم میں ترمیم کی اور 22 اگست 1990 کے متنازعہ آفس میمورنڈم کو نافذ کیا۔

انڈیا پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ سابق ملازمین کی ایسوسی ایشن اور دیگر بنام چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر انڈیا پیٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ بمبئی اور دیگر (1993) 3 اسکیل 424 میں، اس عدالت نے کامن کاز (اوپر) کے فیصلے کا فائدہ انڈیا پیٹرولیم کے کلرک ملازمین کو بڑھا دیا۔ وہاں بھی الفاظ" ریٹائرمنٹ کی مدت سے 15 سال کی مدت" کو" تبادلے کی تاریخ سے 15 سال" کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔

ویلفیئر ایسوسی ایشن آف ایبسورڈ سنٹرل گورنمنٹ ایمپلائز ان پبلک انٹرپرائزز اینڈ دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر اے آئی آر (1996) ایس سی 1201 میں، پنشن یافتگان نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اپنی عرضی میں جو راحت مانگی تھی وہ کامن کاز (سوپرا) میں اس عدالت کے فیصلے کے مطابق مکمل طور پر تبدیل شدہ پنشن کے ایک تہائی حصے کی بحالی تھی۔ تین ججوں کی بنچ، جس میں ہم میں سے ایک (وینکٹا سوامی، جسٹس) رکن تھے، نے مذکورہ بالا مقدمات میں لاگو ہونے والے اصولوں کا اعادہ کیا۔ درحقیقت، جس تاریخ سے 15 سالہ پنشن کا حساب لگایا جاتا تھا، وہاں اس کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

یہ عدالت ریاست کی من مانی کارروائی پر حملہ کرتی ہے اور اس کے مطابق اس نے کامن کاز (اوپر) میں پنشن یافتگان کی باقی زندگی کے لیے ایک تہائی پنشن کے تبادلے کے نتیجے میں کم شدہ پنشن کی ادائیگی میں حکومت کی من مانی کارروائی کو روکتے ہوئے پنشن یافتگان کو 15 سال کے بعد" ریٹائرمنٹ کی مدت سے" مکمل پنشن بحال کرنے کے لیے ایک مساوی ہدایت جاری کی جنہوں نے پنشن کا ایک تہائی حصہ تبدیل کیا تھا۔ اوپر بیان کردہ مختلف عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے 15 سال کی مدت طے کی گئی ہے۔ یہ ایک اچھی طرح سے طے شدہ اصول ہے کہ عدالت کے فیصلے کے الفاظ کو قانون کے الفاظ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ مذکورہ ہدایت کے ذریعے اس عدالت کا کبھی بھی پنشن یافتگان کو کوئی غیر منصفانہ یا ناجائز فائدہ دینے کا ارادہ نہیں تھا۔ اس نے پنشن کے حصے کی تبدیلی کے نتیجے میں پنشن کی

کٹوتی کے سلسلے میں حکومت کے ہاتھوں پنشن یافتگان کے ساتھ سلوک میں صرف انصاف کو یقینی بنایا۔کامن کاز (سو پرا) کے فیصلے کو اس عدالت کے بعد کے تمام فیصلوں میں تبدیلی کی تاریخ سے 15 سال کے طور پر سمجھا گیا ہے اور ہم اس سے احترام کے ساتھ قرارداد ہیں۔یہ نہ تو کسی فریق کے حقوق کو نقصان پہنچاتا ہے اور نہ ہی کسی فریق کو کوئی ناجائز یا غیر منصفانہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعتراض شدہ یادداشت میں عام وجہ (سو پرا) میں اس عدالت کے فیصلے کے برعکس کوئی شرط شامل نہیں ہے۔اس لیے عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کو مسترد کرنا درست تھا۔ہمیں عدالت عالیہ کے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی۔اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔کوئی اخراجات نہیں۔

ایس۔وی۔کے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document